حافظ محمد اقبال رنگونی مانچسٹر

دنیا کو ایٹمی اسلحہ سے پاک کرنے کا امریکی عزم

امریکہ کو پہل کرنے میں کیا تکلیف ہے

امریکہ کے وزیر برائے بری افواج نے دھمکی دی ہے کہ اگر بعض ممالک نے اپنے ایٹمی پروگرام ختم نہ کیے تو امریکہ یہ پروگرام بند کرانے کے لیے طاقت کا استعمال کرے گا امریکہ کے فوجی کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کی خصوصی صد سالہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بعض ممالک نے ایٹمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے۔ امریکہ انہیں دوستانہ طریقے سے سمجھا رہا ہے، لیکن اگر اس کوشش کا اثر نہ ہوا تو طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کے ایک سابق وزیر اور قومی اسمبلی کے رکن مسٹر اعجاز الحق نے جو مذکورہ پروگرام میں شریک تھے جنگ کے نمائندہ خصوصی کو بتلایا کہ وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں اگرچہ پاکستان کا نام نہیں لیا لیکن ان کا اشارہ واضح طور پر ہماری طرف تھا کیونکہ انہوں نے طاقت کے استعمال کی دھمکی دینے سے پہلے مسٹر اعجاز الحق کو بطور خاص مخاطب کیا اور کہا کہ میں ان سے معذرت کے ساتھ یہ بات کر رہا ہوں۔ (جنگ لندن ۱۰ ارمئی ۹۲ء)

امریکی ذرائع ابلاغ اکثر و بیشتر یہ بیانات نشر کرتا ہے کہ امریکہ بہادر کے نزدیک جوہری ہتھیار پوری انسانیت کے لیے ایک تباہ کن حیثیت کا حامل ہے۔ اور بار بار یہ اعلان کر رہا ہے کہ اس سے پوری دنیا کو خطرہ لاحق ہے امریکی صدر اور دوسرے وزراء بڑے خوبصورت لفظوں میں دنیا کی سلامتی اور انسانیت پر رحم و کرم کے پیغامات دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ جن ممالک نے ایٹمی پروگرام رول بیک (منجمد) نہ کیے تو امریکہ چپ نہیں بیٹھے گا اسے انسانیت کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ اس لیے اس پروگرام کو بند کرنے کے لیے طاقت کا استعمال تک کرے گا۔

امریکہ کے صدر بل کلنٹن اس کی وزارت خارجہ اور فوج کے سربراہوں کے یہ اعلانات اور دھمکیاں اپنی جگہ درست۔ ہمیں اس سے اختلاف نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ امریکہ کا یہ اعلان جنگ صرف چند ممالک کے لیے ہے یا اس اعلان میں بھارت۔ اسرائیل، برطانیہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔ امریکہ نے اس وقت جن

سات ممالک کو دہشت گرد قرار دیا ہے ان میں پانچ اسلامی ممالک ایران ،شام ، لیبیا ،عراق ،سوڈان ہیں جبکہ غیر مسلم ممالک میں شمالی کوریا اور کیوبا ہیں ۔ کیوبا سے امریکہ کی ناراضگی تو پرانی ہے ۔شمالی امریکہ سے امریکہ اس لیے ناراض ہے کہ وہ اپنے ایٹمی پروگرام کے معائنہ کے لیے امریکہ بہادر کو اجازت دینے کے لیے تیار نہیں ۔ امریکی صدر شمالی کوریا سے تیز و تند اور دھمکی آمیز لب و لہجہ میں بھی گفتگو کر چکے ہیں لیکن شمالی کوریا امریکہ کی کسی دھمکی کو خاطر میں لائے بغیر اپنے پروگرام کو جاری رکھے ہوئے ہے ۔شمالی کوریا کی اس جرأت نے امریکہ بہادر کی راتوں کی نیندیں حرام کر دیں ہیں ۔اور کوشش کی جارہی ہے کہ کسی حیلہ سے شمالی کوریا کے اس پروگرام کو بزور قوت ختم کر دیا جائے ۔

امریکہ نے جن ممالک کو ایٹمی پروگرام ختم نہ کرنے پر طاقت کے استعمال کی دھمکی دی ہے ۔ان میں پاکستان بھی ہے لیکن صراحتاً اس کا ذکر نہیں کیا ،جناب اعجاز الحق کو بطور خاص اس تقریب میں بلانا اور انہیں مخاطب بنانا امریکہ کے لیے کافی تھا جناب اعجاز الحق کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ امریکہ کا اشارہ واضح طور پر ہماری طرف تھا ۔

اس وقت امریکہ کی آنکھوں میں (اسلامی ممالک میں) پاکستان کی قوت بُری طرح کھٹک رہی ہے ۔وہ نہیں چاہتا کہ پاکستان کسی صورت میں بھی کوئی قوت حاصل کر سکے ۔سابق دور حکومت ہو یا موجودہ ۔امریکہ اسے خفیہ اور علانیہ طور پر ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کا حکم دے چکا ہے اور بزور قوت ختم کرنے کی دھمکی بھی سامنے آ چکی ہے ۔

لیکن امریکہ کو بھارت اور اسرائیل اور دوسرے ممالک کے ایٹمی پروگراموں اور ایٹمی دھماکوں پر کوئی اعتراض تو کجا ۔اشارہ تک نہیں ہے ۔بلکہ ان پروگراموں کو آگے بڑھانے اور اسے مزید مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے مالی امداد اور فنی اعانت بھی دی جاتی ہے ۔کیا امریکہ کو اسرائیل اور بھارت کے ایٹمی پروگراموں اور دھماکوں پر کوئی اعتراض ہے ؟ کیا اسرائیل کے خزانے میں اور بھارت کے کارخانے میں ایٹمی ہتھیاروں کی ایک کثیر تعداد موجود نہیں ۔خود اسرائیل اور بھارت اس کا اعتراف کر چکا ہے کہ ان کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اور اس کے دھماکے بھی ہو چکے ہیں ۔کیا امریکہ اور برطانیہ نے اس پر کبھی اپنی تشویش کا اظہار کیا ۔اور اسے قابل اعتراض اور پوری دنیا کے لیے ایک آفت سمجھ کر اسے ختم کرنے کی تاکید یا بزور قوت اسے تباہ کرنے کی دھمکی دی ؟ ۔ اسرائیل کی دہشت گردی اور قریبی ممالک کے ساتھ اس کا معاندانہ رویہ بھی کسی پر مخفی نہیں ۔قرب و جوار کے ممالک اور علاقے کئی مرتبہ اس کی دہشت گردی کا شکار ہو چکے ہیں ۔ اسرائیل کی یاسر عرفات سے صلح اور بھارت کے امریکہ سے قریبی تعلقات کا استوار ہونے کا یہ معنی تو نہیں کہ اب یہ دونوں گنگا میں نہا دھو کر پاک صاف